Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

انور مقصود کے ڈراموں میں طنز و مزاح اور نفسیات کا امتزاج

(''ففٹی ففٹی''، ''ستارہ و مہر النساء'' اور ''آنگن ٹیڑھا'' کے تناظر میں)

عائشہ غزالہ
پی ایچ ڈی اسکالر این سی بی اے اینڈ ای، ملتان

ڈاکٹر رافعہ ملک
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، این سی بی اے اینڈ ای، ملتان

ABSTRACT

Anwar Maqsood Hamidi is one of Pakistan's most celebrated dramatists. Born in Hyderabad in 1940, he is a lively personality known for his humor. He didn't just survive life — he lived it, mastering the art of replacing sorrow with laughter. Anwar Maqsood's creative contributions are a crown jewel of Urdu and Pakistani literature, and numerous books have been written about him. He was awarded the Pride of Performance in 1994 and the Hilal-e-Imtiaz in 2013.
He grew up in a culturally rich household immersed in literature.
His comedy TV series "Fifty Fifty" aired from 1978 to 1984 and addressed national and societal issues through sharp satire. Each episode highlighted different problems, and the show was later re-aired due to its popularity. It tackled social classes, public thinking, and societal dimensions in a bold, humorous way.
"Sitara Aur Mehrunissa" emphasized psychological exploration. Released in 1992, it portrayed the internal conflicts and mental states of its characters with artistic depth, reflecting society and its issues.
"Aangan Terha" presented a thematic, cultural, and social critique.
All these dramas share a foundational plot rooted in societal issues, subtly critiquing Pakistan's political system, elections, military regimes, government behavior, and social turbulence.

Keywords: Anwar Maqsood, satire and humor, renowned, jewel, Hilal-e-Imtiaz, elections, military system

انور مقصود حمیدی پاکستان کے نامور ادیب ، مزاح نگار، ڈرامہ نگار، شاعر اور ٹی وی میزبان ہیں۔ اُن کی شخصیت ادبی، ثقافتی اور مزاحیہ دُنیا میں ایک اہم مقام رکھتی ہے ۔ انور مقصود حیدر آباد (دکن) میں پیدا ہوئے۔ اُن کی تاریخ پیدائش کے بارے میں تھوڑا سا ابہام پایاجاتا ہے ۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ۷ ستمبر ۱۹۳۰ میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔
انور مقصود کے جنم دن کے بارے میں
'' ایک دوسری جگہ ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء بھی درج ہے'' (۱)

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

ابتدائی تعلیم حیدرآباد میں ہی حاصل کی۔ ہجرت کے بعد پاکستان میں تعلیم مکمل کی۔ انور مقصود اُردو ادب، مزاح اور طنز کے درخشاں تارے ہیں۔ انور مقصود نے ٹی وی ، اسٹیج اور ادب کے ذریعے پاکستانی معاشرے پر گہرا اثر چھوڑا ہے ۔ طنز و مزاح میں اُن کا اُسلوب منفرد، نفیس اور بامعنی ہے۔ اُن کے ڈرامے اور ٹاک شوز پاکستانی ثقافت اور عوام کی آواز بنتے رہے ہیں۔ انہوں نے پاکستانی معاشرے کے تضادات کو مزاح اور نفسیاتی پہلوؤں کے ذریعے پیش کیا۔ اُن کے ڈرامے صرف تفریح نہیں بلکہ گہری سوچ اور سماجی شعور کا آئینہ دار ہیں۔ حقیقت اور سچائی کی ترجمانی کا حق مزاح کے روپ میں انور مقصود ادا کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنےڈراموں میں اہم کردارمعاشرتی و سماجی مسائل کا سیدھا سادہ اور ہلکے پھلکے مزاحیہ اور کاٹ دار انداز میں اظہار کیا۔ انور مقصود کی ذات کے بارے میں کچھ بھی کہنا بہت مشکل ہے، کیونکہ وہ اتنی ادبی جہات کے مالک تھے۔

”انور مقصود اپنی ذات میں کئی جہتوں کے مالک ہیں۔ موسیقار، ڈرامہ نگار، مصور، شاعر، ٹیلی ویژن کے میزبان اور نہ صرف پاکستان بلکہ برصغیر کے سب سے بڑے مزاح نگار ہیں“ (۲)

انور مقصود نے زندگی کے پیچ و خم میں خود کو اُلجھانے کی بجائے کچھ کرگزرنے کا عزم کیا ہوا تھا، وہ پاکستان کےلیے بہت کچھ کرنا چاہتے تھے مگر اُن کے دل میں ایک ملال رہتا تھا کہ ہم وہ نہیں کرپائے جو ہمیں کرنا چاہیے تھا:

”ملک کے لیے کچھ کرنا ہے، ایسا لگتا ہے کہ وہ ہم نے نہیں کیا“(۳)

انور مقصود دسبہن بھائی تھے۔ اُن میں سب سے بڑی بہن اُن کی فاطمہ ثریا بجیا تھیں جن کو یہ سب بجیا کہتے تھے۔ انور مقصود دکھوں کو خود پر سوار کرنے والے انسانہیں ہیں بلکہ دکھوں کو بھلانے کا فن بخوبی جانتے ہیں۔ انور مقصود پر بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اُن کی بیوی نے اُن پر کتاب لکھی ”الجھے سلجھے انور“ اُن کی ادبی خدمات پر اُن کو بے شمار ایوارڈ وصول ہوچکے ہیں۔ اُن کی ادبی خدمات کے نتیجے میں اُنہیں ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔

” ۱۹۹۶ء میں گورنمنٹ آف پاکستان کی طرف سے انہیں پرائیڈ آف پرفارمنس ایوارڈ دیا گیا“ (۴)

ان کا انداز تحریر شائستہ اور نطنز سے بھرپور ہوتا ہے ۔ اُن کی اس صلاحیت کی بنا پر اُنہیں ۲۰۱۳ء میں ایوارڈ دیا گیا۔

”میڈیا ایوارڈ منعقدہ ۲۰۱۳ء میں انہیں (لائف ٹائم اچیومنٹ آنر ایوارڈ)دیا گیا“ (۵)

اب ذرا ہم انور مقصود کے ڈراموں کی طرف آتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ڈراموں میں طنز، مزاح اور نفسیات کے حسین امتزاج سے کرداروں کی ذہنی کیفیت، محرکات اور انسانی رویوں کی عکاسی بڑے خوبصورت انداز میں کی ہے ۔ انور مقصود نے اپنے اسلوب کے ذریعے پاکستانی معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا ہے ۔ انہوں نے اپنے ڈراموں کے ذریعے طنز و مزاح کے فن کی اہمیت کو بتایا اور سماجی شعور کی بیداری کا منبع ثابت ہوئے۔ انہوں نے اپنے ڈراموں میں طنز و مزاح کے ذریعے سے انسانی نفسیات کی پیچیدگیوں کو بھی بڑی باریکی سے دکھایا ہے ۔

”ففٹی ففٹی“، ”ستارہ و مہرالنساء “، اور ”آنگن ٹیڑھا“ جیسے ڈراموں پر تبصرہ کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیونکہ یہ ڈرامے پاکستانی معاشرے کے مختلف

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

پہلوؤں کو اُجاگر کرتے ہیں بلکہ انور مقصود جیسے ممتاز طنز و مزاح نگار کے اسلوب اور سماجی بصیرت کو بھی پیش کرتے ہیں۔ یہ ڈرامے پاکستانی معاشرے کی سیاست، سماجی اور معاشی برائیوں پر طنز کرتے ہیں۔ ان میں کرپشن، نا انصافی، طبقاتی فرق، عورتوں کے مسائل اور اداروں کی خامیاں بڑے مہذب اور مزاحیہ انداز میں پیش کی گئی ہیں۔

انور مقصود نے طنز و مزاح کو اصلاحِ معاشرہ کا ذریعہ بنایا۔ اِن ڈراموں میں ظرافت کے ذریعے ناظرین کو سچائی کا آئینہ دکھایا گیا۔ ان پر تبصرہ کرنے سے طنز و مزاح کے ذریعے معاشرتی تبدیلی کی قوت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے ۔ ان کے ڈراموں میں اُن کے کرداروں میں انسانی نفسیات کی پیچیدگیوں کو بھی بڑی باریکی سے دکھایا گیا ہے ۔ ”ففٹی ففٹی“ میں انسان کی تلخ حقیقتوں کو پیش کیا گیا ہے ۔ ”ستارہ و مہر النساء“ میں عورت کی دوسری زندگی ، ”آنگن ٹیڑھا“ یں فنکار ی بے بسی کو دکھایا گیا ہے ۔

یہ ڈرامے ادبی اعتبار سے اعلیٰ درجے کے ہیں ۔ کردار نگاری، مکالمہ نگاری، منظر کشی اور اسلوبِ بیان کے اعتبار سے بھی ان پر تنقیدی نظر ڈالنا ضروری ہے۔ یہ ڈرامے اُس دَور کا عکس ہیں جس میں یہ لکھے گئے ۔ اُن پر تبصرہ کرنا ہمیں اس وقت کی معاشرتی سوچ، سیاسی حالات اور ثقافتی رجحانات کو سمجھنے کا موقع دیتے ہیں۔

انور مقصود کے ڈراموں میں طنز و مزاح اور نفسیات کے امتزاج کا مقصد انفرادی بھی ہے اور مشترک بھی۔ اُن کے ڈرامے اُن کی فکر کی گہرائی، طنزیہ انداز اور معاشرتی شعور کا عکاس ہیں۔ انہوں نے اپنے ڈراموں کے ذریعے سیاسی اور معاشرتی برائیوں کو بے نقاب کیا ہے ۔ معاشرے میں پیدا ہوتی بگاڑ کو سنوارنے کی ترغیب دی ہے۔

”ففٹی ففٹی“ میں طنز و مزاح اور نفسیات کا امتزاج:

طنزیہ خاکہ، مختصر کردار، بیورو کریسی، کرپشن، معاشرتی ناہمواریوں پر مزاحیہ انداز، نفسیاتی طور پر کرداربے خوف، بے بسی یا منافقت کا شکار اور ناظرین کو ہنسی کے پردے میں آئینہ دکھانا یہ تمام باتیں اِس ڈرامے میں پائی جاتی ہیں جو اس دَور کی عکاس ہیں۔

”ففٹی ففٹی“ انور مقصود کا ایسا طنزیہ و مزاحیہ پروگرام تھا جو پاکستان ٹیلی ویژن پر ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۳ء تک نشر ہوتا رہا۔ یہ پروگرام امریکی شو ”Saturday Night Live“ کی طرز پر بنایا گیا، لیکن انور مقصود نے اُسے پاکستانی معاشرے کی عکاسی کے لیے استعمال کیا۔

یہ پروگرام اپنی دلچسپ پیش کش اور موضوعات کی وجہ سے بے حد مقبول ہوا۔ ہر ہفتے عوام اِس کا بے چینی سے انتظار کرتے تھے۔ پروگرام کا اندازِ بیان، مکالمے اور اداکاری ، سب کچھ منفرد اور سوچنے کو چھولینے والا تھا۔

”ففٹی ففٹی“ میں ایسے موضوعات چُنے گئے جن کا براہِ راست تعلق عوام کی زندگی سے تھا۔ انور مقصود نے اپنی فکری گہرائی اور ظرافت سے اِن مسائل کو نہایت عمدہ انداز میں اُجاگر کیا۔ اِن کی تحریر نے اس پروگرام کو محض ایک تفریحی خاکہ نہ رہنے دیا، بلکہ ادب کا ایک قابلِ ذکر حصہ بنادیا۔ یہ کہنا بجا ہے کہ ”ففٹی ففٹی“ طنز و مزاح کے میدان میں ایک نئی مثال قائم کرگیا۔

اِس پروگرام کی ہدایت کاری شعیب منصور جیسے باصلاحیت ہدایت کار نے کی، جس نے فنی اعتبار سے اِس کو مزید بلند کیا۔ اس میں معین اختر، بشریٰ انصاری، جاوید شیخ،

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

اسماعیل تارا، اشرف خان، لطیف کباڈیا اور دیگر فنکاروں نے شاندار اداکاری کی۔
"ففٹی ففٹی" کو نہ صرف عوام میں مقبولیت حاصل ہوئی، بلکہ نقادوں اور اہلِ علم نے بھی اُسے فن کا اعلیٰ نمونہ قرار دیا۔ اُسے طنز و مزاح کا ایک اہم حوالہ ماناجاتا ہے جس نے اپنے منفرد انداز اور جرأت مندانہ موضوعات کے باعث ایک تاریخی مقام حاصل کیا۔ انور مقصود کی تخلیقی صلاحیت، زبان پر گرفت اور مشاہدہ اس پروگرام میں بخوبی جھلکتا ہے۔ انور مقصود نے اُس وقت جن مسائل کا ذکر کیا ، جن مسائل کو پیش کیا وہ آج بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہیں۔
"ففٹی ففٹی" کی پہلی قسط میں پولیس والوں کی کارکردگی بیان کی گئی ہے کہ وہ کس طرح بے جرم لوگوگں کو ستاتی ہے ، حتیٰ کہ جانوروں کو بھی حوالات میں بند کرنے سے گریز نہیں کرتی:
"جاؤ بٹ صاحب کے گھر چھوڑ کر آؤ، بٹ صاحب کی طبیعت زیادہ خراب نہ ہوجائے پہلے ہی بہت کمزور ہے" (٦)
ہرکردار کے ذریعے معاشرتی برائیوں اور خرابیوں پر نہایت ہوشیاری سے طنز کیا گیا ہے ، ہر مسئلے کو مزاح کے ساتھ پیش کیا گیا ہے تاکہ ناظرین ہنسی کے ساتھ سوچنے پر مجبور ہوجائیں۔ اُسوقت کے سیاسی حالات پر مزاحیہ مگر تلخ انداز میں تبصرے کئے گئے، آمریت سنسرشپ، سیاسی وعدے اور عوامی فریب کاری کو ہنسی مذاق کے لبادے میں لپیٹ کر پیش کیا گیا تاکہ عوامی شعور پیدا ہوسکے۔
"ففٹی ففٹی" کا مزاج سطحی نہیں تھا بلکہ فکری تھا، حالاتِ حاضرہ کو فنی انداز میں پیش کیا گیا تھا۔ انسانی رویوں کا مشاہدہ کیا گیا تھا۔ عام آدمی کی نفسیات کو اُجاگر کیا گیا تھا جسے مفلس انسان کی بے بسی، عام شہری کی نا اُمیدی اور متوسط طبقے کے اضطراب کو نفسیاتی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔
"ففٹی ففٹی" میں معاشرے میں موجود دوہرے معیار ، مذہب کا غلط استعمال اور جھوٹی عزت داری جیسی بیماریوں کو مزاح کےپردے میں بڑی خوبصورتی سے بے نقاب کیا گیا ہے ۔ معاشرے میں بڑھتے ہوئے دباؤ، افلاس، پرہیزگاری اور نظامِ عدل کی خرابی نے انسان کے ذہن پر جو اثرات ڈالے ہیں "ففٹی ففٹی" نے ان تمام کرداروں کی عکاسی کی ہے ۔ فرد کی مایوسی، غصہ اور طنزیہ مزاح کے پیچھے چھُپی بے بسی کو دکھایا گیا ہے۔ وی سی آر جوکہ معاشرے کی بگاڑ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اُس کو یوں طنز کے لبادے میں لپیٹ کر بیان کیا ہے :

گھر گھر چلے وی سی آر
بچے بوڑھے ہوگئے خوار
اینٹ پر لاتے ہیں ہر بار
افسر ہوں یا چوکیدار
سب بیٹھے ہیں گھر کے اندر
کوئی کہیں نہ جائے
چھٹی پہ چھٹی کرتے ہیں سارے
چاہے نوکری جائے
جتنا بھی چڑھتا ہے
چڑھے اُدھار (٧)

پاکستانی دفاتر میں افسران کی نااہلی اور سستی کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح نااہل

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

افسران اپنے عیبوں کو چھپانے کے لیے اپنے جونیئرز پر رعب جماتے ہیں۔ مختلف پرفارمنس کے ذریعے ان تمام عناصر کو بیان کیا گیا ہے:

"اپنی آنکھوں پہ عینک لگائیں اور آنکھیں بند کرلیں، بالکل ٹھیک اب جیب سے شیشہ نکال لیں اور اطمینان کرلیں کہ آپ کی آنکھیں باہر سے نظر تو نہیں آرہیں..... بالکل ٹھیک سامنے کوئی فائل رکھ لیں اور ہاتھ میں قلم پکڑ کر دستخط والی جگہ پر رکھ لیں ..... بالکل ٹھیک اور دوسرا ہاتھ چہرے کے نیچے لے آئیں جس طرح مکانوں میں شیڈز لگاتے ہیں..... بالکل ٹھیک، اب آپ آرام سے سوجائیں ۔ یہ ہے ڈیوٹی کے دوران سونے کا صحیح طریقہ" (۸)

"ففٹی ففٹی" صرف ایک مزاحیہ پروگرام نہیں تھا، بلکہ ایک سماجی آئینہ تھا جس میں طنز کے ذریعے تلخ حقائق کو پیش کیا گیا ہے ۔ا س ڈرامے نے نہ صرف ہنسی خوشی کے لمحات دیے بلکہ ناظرین کو سوچنے پر مجبور کیا کہ ہمارے معاشرے میں کیا کچھ غلط ہورہا ہے ، اس کا اندازا ایسا تھا کہ یہ نہ صرف تفریح فراہم کرتا ہے بلکہ ذہنوں میں سوال بھی اٹھاتا ہے ۔

"ستارہ و مہر النساء " میں طنز و مزاح اور نفسیات کا امتزاج:

خواتین کے کردار، جذبات، خیالات، مایوسی، معاشرتی دُہرا پن، دُہرا معیار، مرد و زن کے درمیان تضادات اور نفسیاتی کشمکش کو بیان کرنے میں یہ ڈرامہ شاہکار ڈراموں میں شمار ہوتا ہے ۔ "ستارہ و مہر النساء" پاکستانی ٹی وی کا ایک شاہکار ہے جس میں طنز و مزاح اور نفسیات کو نہایت باریکی ، گہرائی اور مہارت سے آپس میں ملایا گیا ہے ۔ا س ڈرامے کے دو مرکزی کردار ستارہ اور مہر النساء معاشرتی ، طبقاتی رویوں اور نفسیاتی الجھنوں کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اس کے لیے پاکستانی معاشرے، سیاست اور سماجی ناہمواریوں پر روشنی ڈالتا ہے ۔ ستارہ اور مہر النساء کے کردار دو مکتلف طبقوں سے ہیں لیکن دونوں کو زندگی کے تلخ حقائق کا سامنا ہے ۔

اس ڈرامے میں نسوانی کرداروں کے اندر واضح تضاد پایاجاتا ہے ۔ ستارہ ایک ماڈرن، شوخ و چنچل عورت ہے جبکہ مہر النساء سنجیدہ، روایتی اور قدرے اُداس مزاج رکھتی ہے ۔ ان دونوں کرداروں کے بیچ ہونے والی بات چیت نہایت پُرمزاح انداز میں معاشرے کی منافقت، عورت کے کردار سے متعلق توقعات اور مردوں کے رویوں پر طنز کرتی ہے ۔

اس ڈرامے میں اِن کرداروں کے باطنی قوت ، احساسِ کمتری اور جذباتی دباؤ کو بھی پیش کیا گیا ہے ۔ ستارہ و مہر النساء دو مختلف سوچ کی نمائندہ ہیں، ایک روایت کی ، دوسری تبدیلی کی۔

اس ڈرامے میں ستارہ کی ماں کے طنز سے بھرے ہوئے جملے ڈرامے کو مزید چار چاند لگادیتے ہیں۔ وہ انتہائی ناشکری اور تنگ مزاج کی شخصیت کے طور پر نظر آتی ہے۔ اپنے بیان پر طنز سے باز نہیں آتی:

"وہ تو آزاد پروفیشن کے قیدی شوہر ہیں" (۹)

پھر وہ ایک موقع پر بیرسٹر اقبال یعنی اپنے شوہر کے اسسٹنٹ رامیس کو بھی نصیحت کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"کبھی بھی میرے میاں کے نقشِ قدم پر نہ چلنا، تھوڑا بہت وقت انسان کو اپنے گھر والوں کو بھی دینا چاہیے، یہ نہ ہو کہ صبح دفتر، شام دفتر، رات

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

دفتر، سارا دن مجرموں سے کھسر پھسر، ساری رات مجرموں سے کھسر پھسر، شریف اور نارمل لوگوں کے لیے تو ان کے پاس ایک منٹ بھی نہیں" (۱۰)

اس ڈرامے میں امیرغریب کا فرق ، تعلیمی نظام کی خرابی، جھوٹی روایات اورمنافقت کا پردہ چاک کیا گیا ہے ۔ انور مقصود نے سادہ زبان استعمال کی ہے ، مگر ہر جملہ معنی خیز، مکالمات میں چُبھتا ہوا طنز اور گہری معنویت چھپی ہوئی ہے ۔

"ستارہ و مہر النساء" طنز و مزاح کے ذریعے معاشرتی نا انصافیوں کو عیاں کرتا ہے جبکہ نفسیاتی انداز میں کرداروں کے اندرونی تضادات اور جذباتی تکلیف کو بھی اُجاگر کرتا ہے ۔ اس میں نفسیات کے جس امتزاج سے انسانی رویوں کو جگایا گیا ہے سوچنے پر مجبور کیا گیا ہے اور تفریح بھی مہیا کی گئی ہے ۔

"آنگن ٹیڑھا" میں طنز و مزاح اور نفسیات کا امتزاج :

"آنگن ٹیڑھا" ۱۹۸۰ء کی دہائی میں پیش کیا جانے والا ایک اصلاحی اور سیاسی ڈرامہ تھا۔ اس میں بشریٰ انصاری، سلیم ناصر، ارشد محمود اور وردانہ بٹ نے مرکزی کردار ادا کیے۔ اگر دیکھا جائے تو "آنگن" ایک علامت ہے پاکستانی معاشرے کی جہاں مختلف سوچوں، طبقوں اور نظریات کے لوگ رہتے ہیں۔ آنگن ٹیڑھا اصل میں غیر متوازن اور بگڑے ہوئے نظام کی نمائندگی کرتا ہے ۔ اس میں موجود کردار مختلف طبقاتی ، علاقائی اور فکری پس منظر کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ یہ کردار ایک مخصوص طبقے کے مسائل کو اُجاگر کرتا ہے ، جیسے غربت، جہالت، کرپشن، بے روزگاری وغیرہ۔ ہر کردار کے ذریعے طنز کا نشانہ بنایا گیا ہے ۔

سیاسی لیڈر	وعدے اور جھوٹ
استاد	تعلیم کی زبوں حالی
عوام	بے حسی اور جذباتیت
مذہب کے ٹھیکیدار	ریاکاری، تعلیم اور صحت کا زوال

غربت اور امیری کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ انصاف کی غیر موجودگی

"آنگن ٹیڑھا" کو انور مقصود کے بہترین ڈراموں میں شمار کیاجاتا ہے۔ ۲۰۱۳ء میں یہ ڈرامہ دوبارہ تھیٹر کی شکل میں پیش کیا جانے لگا تو انور مقصود نے اس ڈرامے کے حوالے سے کہا:

"یہ ڈراما میں نے تیس سال قبل لکھا تھا، اس سے قبل اور اس کے بعد متعدد ڈرامے لکھے جنہیں عوام نے پسند کیا مگر (آنگن ٹیڑھا) مجھے میری اولاد کی طرح عزیز ہے، میں اِسے دوبارہ چھونا نہیں چاہتا کیونکہ یہ لوگوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا تھا، میری ٹیم کی خواہش تھی کہ میں اِسے دوبارہ پیش کروں اس لیے میں نے اس کو تھیٹر کی شکل میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا" (۱۱)

اس ڈرامے کی عوامی مقبولیت اور پسندیدگی کا یہ عالم تھا کہ سب لوگ اِس کی نئی قسط کا بے صبری سے انتظار کرتے تھے:

"انور مقصود نے ہمیں ماضی کی یاد دلادی، (آنگن ٹیڑھا) کو دیکھ کر کسی قسم کی تبدیلی کا احساس نہیں ہوا" (۱۲)

اِس ڈرامے میں انفرادی اصلاح اور اجتماعی شعور کی ضرورت کو اُجاگر کیا گیا ہے ۔

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
International Conference on Computer Science, Management, and Social Sciences (ICCSMSS-2025) -Special Issue
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

معاشرے کے بگڑتے ہوئے آنگن کو سنوارنے کی ترغیب دی گئی ہے ۔ اس ڈرامے میں اُس دَور میں مارشل لاء کے دَور میں لگائی جانے والی بے جا پابندیوں پر چوٹ کی گئی ہے۔ اسلام کے نام پر فنونِ لطیفہ اور فنکاروں پر لگائی جانے والی قدغن اس کا موضوع رہا ہے ۔ یہ معاشرے کے متوسط طبقے اور مہذب طبقے کی زندگی کی کہانی ہے ۔
الیکشن کے موقع پر ووٹوں کی خریداری کو مزاح کے لبادے میں لپیٹ کر پورے معاشرے پر چوٹ کی گئی۔ ۴۷ اقساط پر مبنی اس سیریل کی قسط نمبر ۷ میں انور مقصود کی انٹری ہوئی اور وہ ڈرامہ ختم کرنے کا اعلان کرتے ہیں تو محبوب صاحب اُس وقت کہتے ہیں:
"کیوں ختم کررہے ہیں؟ ابھی آنگن سیدھا تو نہیں ہوا" (۱۳)
"ففٹی ففٹی " عوامی طنز ہے اور "مہرالنساء " عورت کے شعور کی عکاسی ہے اور "آنگن ٹیڑھا " فکری علامتوں کا حوالہ ہے ۔یہ تینوں ڈرامے مزاح کے پردے میں اصلاح کا پیغام لیے ہوئے ہیں جوکہ فکری گہرائی ، مشاہدہ اور فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان تینوں ڈراموں میں طنز و مزاح صرف ہنسی کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ سچائی کا آئینہ بھی ہے۔ انور مقصود نے ان ڈراموں کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ فن، فکر اور تفریح کو ایک ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے ۔ ان ڈراموں کے کردار، مکالمے اور موضوعات آج بھی اتنے ہی اہم اور متعلقہ ہیں جتنے اپنے وقت میں تھے ۔

کتابیات

www.parhlo.com/anwarmaqsood

الجھے سلجھے انور ، عمرانہ مقصود، مکتبہ دانیال، پاکستان پبلشنگ ہاؤس، کراچی، ۲۰۱۸ء ، ص : ۱۹
خرم سہیل، ڈان نیوز، کراچی، ۲۰۱۸ء

Rehman Maliha Cultural dynasty, the news international, 2012
Pak media award January 11, 2014 at expo centre, Karachi.
https://youtube.com/channel/joined24jan19Episode:1
https://youtube.com/channel/Episode:4joined24jan19
https://www.youtube.com/Ammartv/Episode:12
https://www.youtube.com/1/shalimartv/Pakistan/drama/Episode1dateofJoined15Feb2017
https://www.youtube.com/c/Shalimartv/Pakistan/drama/Episode1Dateofjoined15Feb2017
https://expressnews.com/wednesday,6Feb2013
SaturdayqFeb2013
https://youtube.com/c/vidlytvepisode7joined17March